Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

نمبر ۳۳

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳	۲۲ ماہ فتح ۱۳۲۴ ھش	۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	۲۲ دسمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۹۹

BUY SAVING CERTIFICATES
A.M.
DEC 45
GURDASPUR

۹۲۵۵ جناب ... صاحب ... گورداسپور
Gurdaspur.

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بفضل خدا پاؤں کے درد کو بہت آرام ہے۔ لیکن گھٹنے کا درد ابھی باقی ہے۔ آج بخار بھی بفضلہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹروں نے ابھی چلنے سے منع کیا ہوا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور کی علالت و ناسازیٔ طبع کی وجہ سے آج بھی خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔

- حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءھا کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔
- مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ سے اور مولوی غلام احمد صاحب سندھ سے تشریف لائے۔
- جلسہ میں شمولیت کے لئے دور دراز کے احباب کی آمد شروع ہو گئی ہے۔
- آج مطلع ابر آلود ہے کچھ بوندا باندی بھی ہوئی ہے۔ موسم سرما میں ابھی تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے بہت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۶ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

آسمانی بادشاہت کے قیام کے لئے پانچ ہزار مبلغین کا مطالبہ

یأتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ

از جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن

جماعتوں اور قوموں پر ایک وقت ایسا آتا ہے جو ان کی آئندہ ترقی یا تنزل کے لئے فیصلہ کن ہوتا ہے۔ جو قوم اس وقت کی نزاکت کو سمجھ لیتی ہے۔ وہ اپنے مقصد کی عظمت کے مناسب حال قربانیاں کر کے اپنی آئندہ ترقیات کے لئے بنیاد رکھ لیتی ہے۔ لیکن جو قوم اس وقت غفلت سے کام لیتی ہے۔ اور ضروری قربانیوں سے ہچکچاتی ہے۔ اس پر یا تو آئندہ ترقیات کے دروازے بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ یا ایک لمبے عرصہ تک پھر اسے دوسرے ایسے وقت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔

ہماری جماعت جس دور سے گزر رہی ہے۔ وہ ایک ایسا نازک دور ہے جو فیصلہ کرے گا۔ کہ آیا جماعت کی ترقی اور غلبہ کے جو وعدے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے کئے ہیں وہ جلدی پورے ہونگے یا ان کے ایفاء میں تاخیر ہو گی۔

یأتی علیک زمن کمثل زمن موسیٰ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام وحی کے ذریعہ یہ خبر دی۔ کہ تجھ پر ایک زمانہ موسیٰ کے زمانہ کی مانند آئیگا۔ یعنی تیری جماعت پر ایک ایسا وقت آئیگا جو بالکل اس وقت کے مشابہ ہو گا۔ جو موسیٰؑ کی قوم پر آیا تھا۔ جس میں ان کی آئندہ ترقیات کے متعلق فیصلہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کنعان کی زمین دینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن اس ارض مقدسہ کے فتح کرنے کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت تھی۔ اس کا مطالبہ بنی اسرائیل سے اس وقت کیا گیا۔ جبکہ وہ خدا کی قدرت کے چمکتے ہوئے نشانات دیکھ چکے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی نصرت کے واقعات اور یوم فرقان کا بھی مشاہدہ کر چکے تھے۔ جس روز خدا تعالیٰ نے ان کے دشمن فرعون کو اس کے لاؤ لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا تھا۔ اور انہیں اپنے فضل سے اپنے وعدہ کے مطابق معجزانہ طور پر بچا لیا تھا۔ پھر جنگل میں ان کی خوراک کے لئے من و سلویٰ عطا فرمایا۔ یہ نشانات اہل بصیرت کے لئے اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے کافی تھے کہ خدا تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ ارض مقدسہ کے دینے کا کیا وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔

اصحاب موسیٰ کا جواب

جب بنی اسرائیل پر وہ وقت آیا۔ کہ وہ خدا کے عہد کے مطابق ارض مقدسہ کو فتح کریں۔ جس پر ان کی آئندہ ترقی اور خوشحالی موقوف تھی۔ تو حضرت موسیٰ نے ان سے ان الفاظ میں خطاب فرمایا۔ یا قوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم۔ اے میری قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جاؤ۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ وہ تمہارے قبضہ میں آ جائے گی۔ اور اس کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت ہو وہ خوشی خوشی کرو۔ اور کسی قسم کی کمزوری نہ دکھاؤ۔ ورنہ تم خائب و خاسر ہو جاؤ گے۔ لیکن انہوں نے قربانیوں کے لئے تیار ہونے کی بجائے یہ عذر کر دیا۔ کہ اس زمین کے باشندے بڑے طاقتور اور سرکش ہیں۔ جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہونگے۔ ہاں اگر وہ کسی ذریعہ سے نکل جائیں اور ملک خالی کر دیں۔ تو ہم وہاں ضرور داخل ہو جائینگے۔ گویا انہوں نے چاہا۔ کہ بغیر قربانی کرنے اور تکلیف اٹھانے کے قبضہ مل جائے اور جب ان میں سے دو مردوں نے جن پر خدا نے انعام کیا تھا۔ انہیں داخل ہونے کے لئے پُر امید الفاظ میں نصیحت کی۔ تو انہوں نے حضرت موسیٰ سے کہا۔ اے موسیٰ ہم اس وقت ہرگز اس زمین میں داخل نہیں ہونگے جب تک کہ جبار لوگ اس میں موجود ہیں۔ ہم سے قربانیوں کی کوئی امید نہ رکھیں۔ اور نہ ان کا مطالبہ فرمائیں۔ اگر آپ کو خدا کے اس وعدہ پر ایسا ہی یقین ہے تو فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ تو اور تیرا رب دونوں جا کر ان سے لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھیں گے۔ ان کی اس کمزوری اور قربانیوں سے انکار کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی ترقی چالیس سال تک اور پیچھے پڑ گئی۔

بائیبل میں اس واقعہ کا ذکر

بائیبل میں یہ واقعہ اس طرح لکھا ہے۔

"اور خداوند نے موسیٰ سے کہا تو آدمیوں کو بھیج کہ وہ ملک کنعان کا جو میں بنی اسرائیل کو دیتا ہوں حال دریافت کریں۔ ان کے باپ دادا کے ہر قبیلہ سے ایک آدمی بھیجنا ... چنانچہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو روانہ کیا ..... جب وہ حال دریافت کر کے واپس لوٹے .... تو موسیٰ سے کہنے لگے کہ جس ملک میں تو نے ہم کو بھیجا تھا۔ ہم وہاں گئے اور واقعی دودھ اور شہد اس میں بہتا ہے۔ اور یہ وہاں کا پھل ہے۔ لیکن جو لوگ وہاں اس میں بسے ہوئے ہیں زورآور ہیں۔ اور ان کے شہر بڑے بڑے اور فصیلدار ہیں .... تب کالب نے موسیٰ کے سامنے سب کو چپ کرایا۔ اور کہا کہ چلو ہم ایکدم جا کر اسپر قبضہ کریں۔ کیونکہ ہم اس قابل ہیں۔ کہ اس پر تصرف کر لیں۔ لیکن جو اور آدمی اس کے ساتھ گئے تھے کہنے لگے کہ ہم اس لائق نہیں ہیں۔ کہ ان لوگوں پر حملہ کریں۔ کیونکہ وہ ہم سے زیادہ زورآور ہیں ..... وہ ایک ایسا ملک ہے جو اپنے باشندوں کو کھا جاتا ہے۔ اور وہاں جتنے آدمی ہم نے دیکھے وہ بڑے قدآور ہیں۔ اور ہم نے وہاں بنی عناق کو بھی دیکھا۔ جو جبار ہیں اور جباروں کی نسل سے ہیں .. اور کل بنی اسرائیل موسیٰ اور ہارون کی شکایت کرنے لگے اور ساری جماعت ان سے کہنے لگی کاش ہم مصر ہی میں مر جاتے یا کاش اس بیابان ہی میں مرتے۔ خداوند کیوں ہم کو اس ملک میں لے کر تلوار سے قتل کرانا چاہتا ہے۔ پھر تو ہماری بیویاں اور بچے لوٹ کا مال ٹھہرینگے۔ تب موسیٰ اور ہارون بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے سامنے اوندھے گر گئے۔ اور نون کا بیٹا یشوع اور یفنہ کا بیٹا کالب جو اس ملک کا حال دریافت کرنے والوں میں سے تھے۔ اپنے کپڑے پھاڑ کر بنی اسرائیل کی ساری جماعت سے کہنے لگے۔ کہ وہ ملک جس کا حال دریافت کرنے کو ہم اس میں سے گزرے نہایت اچھا ملک ہے۔ اگر خدا ہم سے راضی رہے تو وہ ہم کو اس ملک میں پہنچائیگا۔ اور وہی ملک جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے ہم کو دیگا۔ فقط اتنا ہو کہ تم خداوند سے بغاوت نہ کرو۔ اور نہ اس ملک کے لوگوں سے ڈرو۔ وہ تو ہماری خوراک ہیں۔ انکی پناہ انکے سر سے جاتی رہی۔ اور ہمارے ساتھ خداوند ہے۔ سو ان کا خوف نہ کرو۔ تب ساری جماعت بول اٹھی۔ کہ ان کو سنگسار کرو ....

ایڈیٹر :- غلام نبی

جانی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

خداوند نے موسیٰؑ اور ہارونؑ سے کہا میں کب تک اس خبیث گروہ کی جو میری شکایت کرتی رہتی ہے۔ برداشت کروں۔ میں نے انکی سب شکایتیں سنی ہیں۔ سو تم ان سے کہدو خداوند کہتا ہے۔ مجھے اپنی حیات کی قسم ہے۔ کہ جیسا تم نے میرے سنتے کہا ہے۔ میں تم سے ضرور ویسا ہی کرونگا۔ تمہاری لاشیں اس بیابان میں پڑی رہینگی۔ اور تمہاری ساری تعداد میں سے یعنی بیس برس سے لیکر اس سے اوپر اوپر کی عمر کے تم سب جتنے گنے گئے۔ اور مجھ سے شکایت کرتے رہے۔ ان میں سے کوئی اس ملک میں جس کی بابت میں نے قسم کھائی تھی۔ کہ تم کو وہاں بساؤنگا جانے نہ پائیگا۔ سوا یفنہ کے بیٹے کالب اور نون کے بیٹے یشوع کے اور تمہارے بال بچے جنکی بابت تم نے یہ کہا کہ وہ تو لوٹ کا مال ٹھیرینگے۔ ان کو میں وہاں پہنچاؤنگا ..... اور تمہارا یہ حال ہوگا۔ کہ تمہاری لاشیں اسی بیابان میں پڑی رہینگی اور تمہارے لڑکے بالے چالیس برس تک بیابان میں آوارہ پھرتے اور تمہاری زناکاریوں کا پھل پاتے رہینگے۔ جب تک کہ تمہاری لاشیں بیابان میں گل نہ جائیں۔ (گنتی باب ۱۴ و ۲۸)

یہ تھے حضرت موسیٰؑ کے ساتھی جنہوں نے خداتعالیٰ کے چمکتے ہوئے نشانات دیکھنے کے بعد بھی ان ضروری قربانیوں کے پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ جو ارض مقدس کی موعود فتح کے لئے ضروری تھیں۔ اس طرح وہ نہ صرف ارض مقدس کی فتح کا دن دیکھنے سے ہی محروم ہوئے بلکہ مورد عتاب الٰہی ہوئے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے برا نمونہ چھوڑ گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کو بھی یہ وعدہ دیا گیا تھا۔ کہ آخرکار ان کی فتح ہوگی۔ اور انکے دشمن خائب وخاسر ہونگے۔ اور ہجرت کے ایک سال بعد سرداران قریش مارے جائینگے۔ اور ان کی قوت ٹوٹ جائیگی۔ چنانچہ جب وہ نازک وقت جس میں مسلمانوں کی جماعت کی آئندہ ترقیات کی بنیاد رکھی جانی تھی یعنی جنگ بدر کا موقعہ قریب آ پہنچا۔ اور صحابہ سے جانوں کی قربانی کا مطالبہ کیا گیا۔ تو انہوں نے باوجود قلت تعداد اور قلت سامان کے خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم موسیٰؑ کے اصحاب کی طرح نہیں ہیں کہ آپ کو یہ جواب دیں کہ جا تو اور تیرا خدا لڑتے پھرو ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ آپ جہاں چلیں آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہوکر لڑینگے۔ اور دشمن آپ تک ہرگز نہ پہنچ سکیگا۔ مگر یہ کہ وہ ہماری لاشوں کو روندتے ہوئے گذرے۔ اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے ڈالنے کا ارشاد فرمائینگے۔ تو ہم سمندر میں بھی کود پڑینگے۔ اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہیگا۔"

خداتعالیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کی یہ وفاداری اتنی پسند آئی۔ کہ چند سالوں میں انہوں نے وہ فتوحات حاصل کیں جن کی نظیر اوراق تاریخ میں تلاش کرنا بے سود ہے۔ خداتعالیٰ نے انہیں ان کی قربانیوں کے عوض میں نہایت عمدہ اور خوشگوار مقامات عطا فرمائے اور کثرت کے ساتھ انہیں ظاہری اور باطنی نعمتوں سے نوازا۔ انہوں نے اپنی قربانیوں کے عوض میں نہ صرف انعامات خداوندی حاصل کئے۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے آنیوالی قوموں کے لئے ایک نیک مثال چھوڑ گئے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

جماعت احمدیہ سے قربانیوں کا مطالبہ

جماعت احمدیہ کی ترقی اور غلبہ کے متعلق بھی خداتعالیٰ کا وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا۔" (تذکرہ صفحہ ۴۲۶)

نیز فرمایا۔ "کہ خداتعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کرینگے۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کردینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئیگی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولیگا۔ یہانتک کہ زمین پر محیط ہو جائیگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ "میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"۔.... یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۴۴۶)

پس خداتعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ احمدیہ جماعت دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائیگی۔ اور ہر قوم اسلام کے شیریں چشمہ سے مستفیض ہوگی۔ اور اس وعدہ کے پورا ہونے کا زمانہ پیشگوئیوں کے مطابق مصلح موعود کا زمانہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی پیدائش سے پہلے فرمایا۔ کہ وہ منکرین خدا اور مکذبین اسلام اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے ایک کھلی نشانی کے طور پر ہوگا۔ نیز فرمایا کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی"۔ اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مصلح موعود کا زمانہ ایسا ہوگا۔ جبکہ تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کی بنیاد ڈالی جائیگی۔ اور دنیا کے کناروں تک سلسلہ حقہ کی اشاعت ہوگی۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے فرمایا۔ آئندہ بیس سال کا زمانہ جماعت کے لئے ایک ایسا زمانہ ہے۔ جس میں ایک عظیم الشان تغیر ہوگا گویا جماعت کی یونیورسل پیدائش ہوگی۔ اور اس عرصہ میں تمام ممالک میں احمدیت کا پیغام ایسے رنگ میں پہنچانے کے لئے کہ ہر ملک میں احمدیہ جماعت قائم ہو جائے۔ جن مالی اور جانی قربانیوں کی ضرورت ہے وہ محتاج بیان نہیں قربانیوں کا یہ مطالبہ جماعت سے اسوقت کیا جا رہا ہے۔ جبکہ وہ خداتعالیٰ کے صدہا روشن نشان دیکھ چکی ہے اور خدائی تائید و نصرت کے نظارے مشاہدہ کر چکی ہے۔ ہاں یہ اس نشان فتح کے بعد مطالبہ کیا جا رہا ہے جو جماعت کو احرار کے مقابلے میں ہوئی جبکہ حکومت کے افسر بھی احرار کے ساتھ ملکر جماعت کے مٹانے کے درپے تھے۔ جب احرار نے جماعت کے خلاف مہم شروع کی اور گورنمنٹ کے بعض افسر بھی ان کی پیٹھ ٹھونکتے تو اس وقت ظاہر بین دنیادار لوگوں کی یہ رائے تھی۔ کہ اب جماعت ضرور تتر بتر ہو جائیگی۔ انہی ایام ہی میں گورداسپور گیا۔ اس وقت ایک وکیل صاحب نے دوران گفتگو میں کہا۔ اب دیکھیں گے۔ کہ جماعت کس طرح بچتی ہے۔ کیونکہ اب گورنمنٹ بھی اس کے مخالف ہے۔ پہلے ایسا نہیں تھا۔ جب گورنمنٹیں مخالف ہو جاتی ہیں۔ تو پھر جماعتوں کو مٹا دیا کرتی ہیں۔ ان کی گفتگو کا یہی مفہوم تھا۔ لیکن جماعت نے خداتعالیٰ کی نصرت کا نشان دیکھا اور دشمن خائب و خاسر رہا۔ ہاں یہ قربانیوں کا اس وقت مطالبہ کیا جاتا ہے۔ جب کہ جماعت خداتعالیٰ کی ایک زبردست پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی پوری ہوتی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد خطبات میں جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اس کے لئے ایک طریق حضور نے یہ فرمایا ہے کہ پانچہزار دوست اپنے آپ کو اس غرض کے لئے پیش کریں کہ وہ نظام تحریک جدید کے ماتحت مختلف مقامات پر تجارت کرینگے اور ساتھ ساتھ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رکھینگے۔

حضرت مصلح موعود کے ان خطبات سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ پر اب وہ زمانہ آچکا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے پورے ہونگے جن میں جماعت کے غلبہ اور ترقی اور دنیا کے تمام ممالک میں پھیلنے کی خبر دی گئی ہے۔ گویا اس وقت جماعت اسی قسم کے زمانہ سے گذر رہی ہے جس میں سے حضرت موسیٰؑ کی قوم گذری تھی جب کہ انہیں ارض مقدس میں داخل ہونے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ پر آیا تھا۔ جب کہ جنگ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور انہیں اپنی جانوں اور مالوں کو اسلام کی حفاظت کے لئے بیدریغ قربان کرنا پڑا۔

پس موجودہ حالت میں ہماری جماعت کے سامنے گذشتہ زمانہ کی دو مثالیں موجود ہیں۔ ایک حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں کی اور دوسری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کی۔ اب یہ جماعت کے افراد پر موقوف ہے۔ کہ چاہیں تو وہ اصحاب موسیٰ کی تقلید کریں۔ جنہوں نے اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون کہہ دیا تھا۔ اور موعودہ فتوحات کے حصول میں چالیس برس کی تاخیر کا موجب ہوئے تھے اور ذلت کی زندگی بسر کی۔ اور آخرکار بیابان میں ناکامی کی حالت میں مرے۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کے نقش قدم پر چلیں۔ جنہوں نے کامل وفاداری دکھائی۔ اور اپنے مالوں اور جانوں کو خدا کی راہ میں بخوشی قربان کر دیا۔ اور خدا اور اہل دنیا کی نظر میں دائمی عزت پائی۔ اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا خطاب پایا۔

اللہ تعالیٰ نے گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت موسیٰؑ کا نام بھی دیا۔ لیکن آپ کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے بھی پکارا فرمایا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار۔ اس الہام میں حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے بروزی طور پر محمد رسول اللہ اور آپ کے ساتھیوں کو صحابہ قرار دیا۔ اور فرمایا کہ وہ کفار کے مقابلے میں نہایت مضبوط اور طاقتور ہیں۔ بلکہ شیروں کی طرح ہیں۔ وہ کافروں سے دبنے والے نہیں بلکہ ان پر اپنا اثر ڈالنے والے ہیں

پس جماعت کے افراد کو خصوصاً بیس برس سے لیکر چالیس برس تک کے احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے نام خلیفہ وقت کے حضور پیش کریں۔ اور پانچہزار کی مطلوبہ تعداد کو پورا کریں۔ ان پانچہزار کے ذریعہ جو جند اللہ یعنی خدا کا لشکر ہوگا۔ جو تبلیغی کام ہوگا وہ یقیناً جماعت کی یونیورسل ترقیات کے لئے بطور بنیاد کے ہوگا۔ لیکن اگر خدانخواستہ جماعت نے سستی دکھائی۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ نہیں بلکہ اصحاب موسیٰؑ کے ساتھ شمار ہونگے۔ اور وہ اس ربانی عظیم الشان تغیر کو جو خداتعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ کم از کم بیس سال اور پیچھے ڈال دینگے تب ممکن ہے کہ خداتعالیٰ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ان کی بجائے کسی اور قوم کو منتخب کرے۔ اے مسیح محمدی کے شیدائیو اصحاب محمد کا نمونہ دکھاؤ۔ نہ اصحاب موسیٰ کا۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خود آؤ ——— دوسروں کو ——— ساتھ لاؤ

جماعت احمدیہ کا مقدس سالانہ اجتماع

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ؛ لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

(۱)

دنیا والے دنیوی اغراض و مقاصد کے پیش نظر عالم مادیت میں ترقی کر رہے ہیں۔ مذہب کی بیخ کنی اور صداقت کا استیصال فقط یہی پروگرام ہے۔ جو اس وقت انسانی نصب العین قرار دیا جا رہا ہے۔ تختہ عالم پر محض ایک ہی جماعت ہے۔ جس کا مقصد دوسروں کے برعکس روحانیت کا قیام ہے۔ اور وہ وہی جماعت ہے جس کی بنیاد باذن الٰہی آج سے ۵۰ سال قبل خدا کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کی مقدس بستی میں رکھی۔ اس جماعت کا لائحہ عمل بجز اس کے کچھ نہیں کہ خالق و مخلوق کے درمیان رشتہ محبت قائم کیا جائے اور پھر سے قلوب انسانی پر رب کعبہ کی حکومت قائم ہو۔ آدم کے بیٹے ایک ہی پلیٹ فارم پر مجتمع ہوں۔ آئے دن کے جھگڑے اور بکھیڑے کالعدم ہو جائیں۔ انسان سکھ اور آرام کا سانس لے۔ بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے" (الوصیہ)

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے قادیان دارالامان میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ جو اس سال بھی ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے لئے خود آئیے۔ اور دوسروں کو ساتھ لائیے

(۲)

دورہ حاضرہ کا انسان کسی ایسے جدید نظام کا متمنی ہے۔ جو قلوب کو راحت بخشے احمدیت ابن آدم کے سامنے ایک ایسا عظیم الشان روحانی نظام پیش کرتی ہے۔ کہ اگر دنیا کی قومیں اس پر کاربند ہوں۔ تو سچ مچ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ ہنوز اکثر انسان پیغام احمدیت کی طرف متوجہ نہیں۔ کاش وہ اس کو چہ روحانیت کی طرف کما حقہ توجہ کریں۔ تا انہیں معلوم ہو۔ کہ احمدیت کا پیش کردہ نظام فی الحقیقت فطرت انسانی کے مطابق ہے۔ کونسا ذی عقل انسان ہے۔ جو نظام نو کے قیام کے لئے ایک واجب الاطاعت امام۔ مرکز۔ بیت المال۔ جہاد اور دار القضاء کو ضروری قرار نہ دے۔ احمدیت اپنے حلقہ عمل میں یہ امور رکھتی ہے۔ اور قوموں کی ترقی کا راز انہی میں قرار دیتی ہے رہا یہ سوال کہ اس نظام کا بھی وہی حشر تو نہ ہوگا۔ جو دیگر مادی نظاموں کا ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ دیگر نظام انسانی تجاویز کا نتیجہ تھے۔ مالک ارض و سما کا منشاء نہ تھا۔ کہ ایسے نظام دنیا میں قائم ہوں۔ مگر احمدیت کا نظام خالص روحانی امور پر مشتمل اور منشائے الٰہی کے عین مطابق ہے۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ یہ نظام بھی برباد ہو جائے اس سے تو خدائے قادر و توانا کی قدرت کاملہ پر حرف آتا ہے۔ اور خدائے حکیم ایسا فعل نہیں کرتا۔ جو اس کی حکمتوں اور قدرتوں کے خلاف ہو۔

احمدیت کی ۵۰ سالہ تاریخ بتا رہی ہے۔ کہ ہر آنے والا دن احمدیت کی ترقی اور کامیابی کا پیغام لایا۔ اور جو طاقت بھی احمدیت کے نظام کو مٹانے کے لئے اٹھی مٹا دی گئی۔ آج احمدیت کے جاں نثار سپاہی دنیا کے طول و عرض میں پرچم احمدیت لہراتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ پھر یہ کیسا خام خیال ہے۔ کہ احمدیت کا نظام بھی پنپنے نہ پائے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں۔ کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔" (تذکرۃ الشہادتین)

جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع احمدیت کی فتح و کامرانی کا اور قوموں کے اتحاد و اتفاق کا ایک بہترین پلیٹ فارم ہے۔ آئیے اور خوشکن منظر دیکھئے۔ اور دوسروں کو دیکھنے کی تحریک کیجئے۔

(۳)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ غیر از جماعت لوگوں کی اعتقادی اور عملی اصلاح کا بھی اپنے اندر کافی سامان رکھتا ہے۔ احمدیت کے چھوٹے بڑے خدام اپنا آرام و آسائش چھوڑ کر خدمت خلق میں مصروف ہونگے۔ باہر سے آنے والے احباب قطعاً کسی آرام و آسائش کے طالب نہ ہونگے۔ نہایت سادہ کھانا کھائینگے زمین پر سوئینگے اور دن رات روحانی کیف سے مگن رہینگے۔ سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی روح پرور اور ایمان افروز تقریریں نیز علمائے سلسلہ کے محققانہ اور علمی لکچر زیر مردہ روحوں کے لئے زندگی کا پیغام اور ایمان والوں کے لئے زیادتی ایمان کا باعث ہونگے۔

پس اے روحانیت کے پیاسو! ہمارا سالانہ جلسہ تمہیں دعوت دے رہا ہے۔ کہ آؤ آؤ تمہاری روحانی تشنگی یہاں بجھے گی۔ اور اے ایمان والو یہ مقدس اجتماع تمہارے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ اس زریں موقعہ کو ہاتھ نہ جانے دیجئے۔ جلسہ سالانہ پر آپ آئیے اور دوسروں کو اپنے ہمراہ لانے کی کوشش کیجئے۔

(۴)

سنہ ۱۸۹۲ء کی بات ہے جبکہ دوسری دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے جلسہ سالانہ کی تحریک کی گئی۔ تو اس میں ۳۲۷ انسانوں نے شمولیت کی۔ یہ حاضری دیکھ کر خدا کے مسیح کا دل باغ باغ ہو گیا۔ اور وہ آستانہ الوہیت پر گر کر سجدہ شکر بجا لایا۔ مگر قربان جائیے اپنے مولےٰ کی قدرتوں کے کہ اس نے بعد کے ہر جلسہ پر شامل ہونے والوں کی تعداد پہلے کی نسبت زیادہ کر دی حتیٰ کہ اب ۲۵، ۳۰ ہزار کے قریب افراد شریک ہو کر یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق کا عملی ثبوت دیتے ہیں۔ سچ ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا اسے ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

پس تمام طالبان صداقت و متلاشیان حق کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ درخواست ہے کہ وہ بشوق آئیں۔ اور خدا کے تازہ اور زندہ نشانات کو مشاہدہ کریں۔ اور دیکھیں کہ وہ قادیان جو کبھی جنگل تھا اب کس طرح خدا کے فضل و کرم سے منگل بن چکا ہے یہاں آنے سے ان پر وجدانی کیفیت طاری ہوگی۔ انہیں علوم روحانیہ کا دریا بہتا دکھائی دے گا۔ بزرگان سلسلہ کی ملاقات سے ان کی روحیں تسکین پائیں گی۔ قادیان کے گلی کوچے اور مکانوں میں مکین انہیں خدا تعالےٰ کی ہستی کا ایک زندہ نشان نظر آئینگے۔ غرض قادیان کی بستی ان کی نظر میں ایک ایسی بستی ہوگی۔ جس پر انوار الٰہی کا نزول ہو رہا ہوگا۔ ہزاروں انسانوں میں کھڑا مصلح موعود سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود حقائق و معارف کے موتی بکھیر رہا ہوگا۔ آئیے کہ ہم آپ کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں اور اھلاً و سھلاً و مرحباً کے نعرے لگا رہے ہیں۔ بھائیو! ہمارا جلسہ سالانہ اسلامی شان و شوکت کا ایک پیش خیمہ ہے۔ اور انسانی تربیت کا بہترین ذریعہ اور خدا کی ہستی پر یقین کامل پیدا کرنے کا سبب پس آئیے اور ضرور آئیے۔

مبارک وہ جو جلسہ سالانہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی اپنے دل میں تڑپ رکھے۔ اور مواعظ حسنہ سننے کی خاطر خدا کے مسیح کی مقدس بستی میں خود آئے اور اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کو اپنے ساتھ لائے۔

خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۵ دسمبر بروز منگل بعد نماز مغرب ساڑھے ۶ بجے مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوگا۔ جس میں متعدد ضروری تقاریر کی جائینگی۔ ہر وہ احمدی جس کی عمر چالیس یا چالیس سال سے اوپر ہو اس جلسہ میں ضرور شامل ہو۔ زعماء صاحبان انصار جلسہ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکتوب لنڈن

جنگ عظیم کے بعد برطانیہ کی مشکلات

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے مجاہد

(۱)

چھ سالہ عالمگیر جنگ کے نتیجہ میں دنیا کی ہر قوم کو مشکلات اور تکالیف سے کافی حصہ ملا ہے۔ شکست کھانے والی اقوام کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ جو د اتحادی جنہیں دنیا فاتح قرار دیتی ہے گوناں گوں مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اور شاید ہی کوئی "فاتح" قوم برطانیہ سے زیادہ مشکلات کا شکار ہو۔ آج اس ملک میں جنگ کے بُرے نتائج نمایاں ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے نہایت تنگی کے ساتھ جنگ کے چھ سال گذارے اور اس عرصہ میں ایسی ایسی تنگیاں اپنے اوپر وارد کیں جو ان کی جرأت اور استقلال کی شان کے لئے خراج تحسین وصول کرتی رہیں۔ آج انہیں بجائے آرام کا سانس لینے کے مزید تکلیف کی زندگی کا سامنا ہے۔ ملک میں ضروریات زندگی کی قلت ہے۔ ایک ایسا ملک جس کا رقبہ صوبہ پنجاب کے رقبہ کے نصف سے ذرا ہی زیادہ ہو۔ لیکن جس کی آبادی رقبہ کی نسبت سے چار گنا بڑھ کر ہو۔ اس کو اپنی ضروریات کے لئے جس حد تک دوسرے ممالک کا دست نگر بننا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر ایک خوفناک جنگ کے بعد کہ جو ملک کے ذخیروں کو کھا گئی ہو اس ملک کی حالت ایک فقیر کی سی ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ معمولی معمولی ضروریات زندگی کے حصول کے لئے جنگ سے درماندہ لوگوں کو دکانوں پر گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ کہ کیو (QUEUE) میں کب ان کی باری آئے اور کب وہ اپنی ادنیٰ ضروریات حاصل کریں۔ (ہر چیز جو خریدی جاتی ہے اس پر ٹیکس دینا پڑتا ہے۔ جو تیس فیصدی سے لیکر سو فیصدی تک ہے) جنگ نے برطانیہ پر جو اثر ڈالا ہے اس کا ذکر قدرے تفصیل کے ساتھ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(۲)

کھانے کی ہر چیز راشن ہے۔ اور راشن کی مقدار اس قدر قلیل ہے۔ کہ گزارہ مشکل ہے۔ بوجہ سرد ملک ہونے کے یہاں گوشت۔ انڈے اور مچھلی وغیرہ کی ضرورت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جتنی کہ ہندوستان میں۔ اس لئے یہاں کے راشن کو ہندوستان کی ضروریات کے معیار پر محمول نہیں کرنا چاہئیے۔ ایک ہفتہ کے لئے ایک پونڈ گوشت فی کس مقرر ہے۔ اور چار ہفتہ میں ایک انڈا۔ اور دودھ جو روزانہ ملتا ہے اس کی مقدار گیارہ تولہ سے بھی کم بنتی ہے۔ یہی حال دوسری اشیاء کا ہے۔ مہینہ میں متفرق ضروریات کے لئے راشن بک میں فی کس بیس پوائنٹ ہوتے ہیں۔ جن سے وہ اشیاء خریدی جا سکتی ہیں۔ جو گو راشن تو نہیں لیکن محدود مقدار میں صرف پوائنٹوں پر ملتی ہیں۔ اب اگر کسی شخص نے چاول خریدنے ہوں تو اُسے ایک پاؤنڈ چاول خریدنے کے لئے دس پوائنٹ دینے پڑیں گے۔ یا بالفاظ دیگر اگر کسی ماہ وہ ایک سیر چاول خرید لے تو راشن کے علاوہ اُسے مہینہ بھر اور کچھ نہیں مل سکتا۔ (راشن میں دودھ۔ گوشت۔ مکھن۔ انڈے۔ پنیر۔ امارجرین چائے۔ صابن شامل ہیں) یہ تو ہلکا سا نقشہ ہے۔ کھانے کی اشیاء کا۔ اب دوسری ضروریات ملاحظہ ہوں۔

(۳)

پارچات کے لئے فی کس صرف چوبیس کوپن ملتے ہیں۔ جو آٹھ ماہ تک چلنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اور رومال سے لیکر اوورکوٹ تک بہ شمولیت بوٹ کوئی چیز بغیر کوپن کے نہیں مل سکتی۔ اگر اس آٹھ ماہ کے عرصہ میں ایک شخص ایک اوورکوٹ خرید لے تو اُس کے پاس باقی اتنے کوپن نہیں بچتے کہ وہ سردی سے محفوظ رہنے کے لئے ایک گرم بنیان اور ایک جوڑہ جراب خرید سکے۔ اور اگر وہ واٹر پروف کوٹ خرید لے تو باقی اس کے پاس اتنے کوپن نہیں ہوتے کہ ایک جوڑہ بوٹ خرید سکے۔ اور اگر وہ ایک سُوٹ لے لے تو قمیص نہیں خرید سکتا۔ قمیص تو الگ رہی رومال تک نہیں لے سکتا۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ اکثر اوقات باوجود کوپنوں کے بھی وہ اشیاء حاصل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کی بہت کمی ہے۔ بوٹ بالخصوص بچوں کے سائز کے تو قریباً مفقود ہیں۔ اور جو ہیں وہ حد درجہ ناقص قسم کے۔ پارلیمنٹ میں سوال ہوا کہ بچوں کے پاؤں خراب ہو رہے ہیں اور آئندہ نسل کی صحتیں بگڑ رہی ہیں۔ بچوں کے لئے بوٹوں کا انتظام کیا جائے۔ پارچات کے متعلق اعلان ہوا ہے کہ "حکومت نے بعض قسم کے کپڑے کا پچاس فیصدی سے زائد حصہ اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ تا اسے فوج سے رخصت ہونے والوں کے لئے استعمال کیا جائے۔ اب آئندہ تین ماہ کے لئے شہری لوگوں کے استعمال کے لئے پارچات نہایت قلیل مقدار میں رہ جائیں گے۔" (ڈیلی میل ۷ دسمبر)

(۴)

مکانات کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ بمباری نے ملک کے ½ حصہ مکانات کو نقصان پہنچایا۔ بعض مکانات جنگ کے دوران میں دو دو تین تین بار بنائے گئے۔ لیکن پھر بمباری سے گر گئے اب حالت یہ ہے۔ کہ ہزارہا ہوٹل گورنمنٹ کے قبضہ میں ہیں۔ ہزارہا لوگوں کو عارضی مکانات میں جگہ دی گئی ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ بے خانماں لوگوں کو اپنے مکانات میں جگہ دو۔ اور ایک ایک دو دو کمرے بہت جلد فارغ کر دینے کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ بعض شہروں میں مکانات کی بہت قلت ہے۔ اور یہ تکلیف ایک عرصہ تک رہیگی۔ کیونکہ بوجہ لیبر کی کمی کے اتنی جلدی مکانات بن نہیں سکتے۔ یہ ایک ایسی مشکل ہے۔ جس نے عوام کے دلوں میں گھبراہٹ اور پریشانی پیدا کی ہوئی ہے۔ مکان بنانے تو الگ رہے مرمت کے لئے مزدور نہیں ملتے۔ چنانچہ پچھلے دنوں جو تحریک حکومت کے خلاف پارلیمنٹ میں پیش کی گئی تھی۔ اس میں یہی مطالبہ تھا کہ مکانات مہیا کرو فوج سے لوگوں کو فارغ کرو تا شہری ضروریات مہیا کرنے میں مدد دیں اور خوراک کا انتظام کرو۔ گو ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ اگر کوئی اور پارٹی برسر اقتدار ہوتی تو اسے بھی یہ مشکلات پیش آتیں۔ ان مشکلات پر جو اس ہیبت ناک جنگ کا طبعی نتیجہ ہیں حکومت کو کیا اختیار ہو سکتا ہے۔

(۵)

ان مشکلات پر مستزاد سٹرائک ہے جس کی رَو چلی ہوتی ہے۔ کام کرنے والے معمولی معمولی عذرات پر کام چھوڑ دیتے ہیں اور ملک بھر کی زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ پہلے ڈاک سٹرائک ہوئی۔ یعنی بندرگاہوں پر کام کرنے والوں نے کام چھوڑ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزارہا ٹن وزنی خوراک جو راشن میں تقسیم ہونی تھی وہ جہازوں میں پڑی رہی اور تلف ہو گئی۔ کیونکہ اُسے اتارنے والا کوئی نہ تھا۔ بیشک فوج کو بلایا گیا اور جہازوں کو خالی کیا گیا۔ لیکن اول تو یہ دیر سے ہوا اور دوسرے کام کرنے والوں کی ناکافی تعداد تھی۔ بہرحال بہت حد تک خوراک کی اشیاء ضائع ہو گئیں اس کے بعد بس سٹرائک کی دھمکیاں دی گئیں اور کام کرنے والوں اور منتظمین میں جھگڑا ہو گیا۔ جب یہ نپٹایا گیا تو گیس سٹرائک ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں گیس استعمال ہوتی تھی وہاں نہ نہانے کو گرم پانی نہ پکانے کے لئے آگ۔ اور نہ مکان کو گرم کرنے کا انتظام۔ لوگوں نے لکڑیاں کاٹ کر جلائیں اور چائے کے لئے پانی گرم کیا۔ بعض ہمسایوں کے پاس (جن کے گھروں میں بجلی کے چولھے تھے) جا کر کھانا گرم کیا۔ سڑکوں پر روشنی نہ تھی۔ غرضیکہ اس سٹرائک نے کہرام مچا دیا۔ یہ سب کچھ جنگ کے نتیجہ میں ہے۔ مزدوروں کو شکایات ہیں۔ مگر منتظمین انہیں دور نہیں کر سکتے۔ سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے۔ کہ قوم کی مالی حالت حد درجہ گر گئی ہے۔ اور یہ بد حالی جنگ کا براہ راست نتیجہ ہے ایک تازہ خبر یہ ہے:۔ "ٹرانسپورٹ ورکرز یونین کے اسسٹنٹ سیکرٹری مسٹر ہیڈ کاک نے اعلان کیا کہ اس ماہ بسوں ٹرامیوں۔ اور ٹرالی بسوں پر کام کرنے والے دو لاکھ افراد کی طرف سے تنخواہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔"

(ڈیلی میل ۸۔ دسمبر)

(۶)

ان تکالیف کے دنوں میں جبکہ لوگ ایک طرف اپنی سابقہ مشکلات کے باعث گھبرائے ہوئے تھے۔ اور اب امن کا سانس لینا چاہتے تھے۔ اور اپنے دکھوں کو بھلانا چاہتے تھے۔ عین اس وقت امریکہ نے (Lend Lease) لینڈ لیز ایکٹ منسوخ کر دیا۔ اور برطانیہ کی حالت اس مسافر کی سی ہو گئی۔ جس کا جہاز طوفان کی موجوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور وہ خود کسی جزیرہ پر پھینک دیا جائے۔ یہ معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ اس کا مطلب

یہ تھا۔ کہ برطانیہ اپنی ہر ضرورت کے لئے نقد رقم دے۔ مگر دے کہاں سے۔ وہ خود مقروض ہے۔ یا بالفاظ دیگر اب برطانیہ کو نہ باہر سے خوراک کی اشیاء آسکتی ہیں۔ نہ مکانات کی تعمیر کے لئے سامان۔ اور ان دونوں چیزوں کی اسے بے حد ضرورت ہے۔ اب تین ماہ کی کوششوں کے بعد امریکہ کے ساتھ ایک مالی سمجھوتہ ہؤا ہے۔ اور گو اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اور موجودہ حالت میں یہ اس ملک کے لئے ایک نعمت ہے۔ تاہم ایک مصیبت سے بھی کم نہیں۔ برطانیہ امریکہ سے ایک ارب دس کروڑ پونڈ کی مالیت بطور قرض لے گا۔ پانچ سال کے بعد اسے پچاس سالانہ قسطوں میں ادا کرنا شروع کریگا۔ اس قرض پر محض سود کی مقدار سینتالیس کروڑ ستر لاکھ پونڈ ہے۔ اور جو تجارتی حقوق برطانیہ چھوڑیگا۔ وہ اس کے علاوہ ہیں۔

―――― (۷) ――――

ایک لمبے عرصہ تک راشن کی مقدار میں اضافہ ہونے کی کوئی امید نہیں۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس قرضہ کے ملنے سے راشن میں شاید کمی نہ ہو۔ ورنہ اسے بھی کم کرنا پڑتا۔ امریکہ میں جب گوشت سے راشن کی پابندیاں اٹھائی گئیں۔ تو یہاں بھی شور ہؤا۔ کہ اس ملک میں کیوں ابھی تک راشن جاری ہے۔ پھر امریکہ میں جب فوجیوں کو فارغ کرنے کی رفتار بڑھائی گئی۔ تو یہاں بھی مطالبہ ہؤا۔ لیکن برطانیہ امریکہ کی نقل نہیں کرسکتا۔ جنگ نے اسے ادھ مؤا کر دیا ہے۔ برطانوی بھی قوم زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ کیونکہ یہ قوم بہت محنتی اور مشکلات کی عادی ہے۔ اور ہمارے نزدیک اس کا مستقبل روشن ہے اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس کا رجوع اسلام کی طرف ہوگا انشاءاللہ العزیز۔ لیکن اس کی موجودہ حالت ایسی ہی ہے۔ کہ بمشکل زندگی کے سانس لے رہی ہے۔ باوجود اس امر کے کہ لوگوں نے بہت قربانیاں کی ہیں۔ اور سخت مشکلات جھیلی ہیں۔ لیکن پھر بھی ابھی ان کیلئے آرام کا وقت نہیں آیا۔ قوم بیسیوں مشکلات سے دوچار ہورہی ہے۔ اور حکومت سینکڑوں پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ یہ تو صرف اس کی اندرونی مشکلات ہیں۔ ابھی اس کے لئے بیرونی مشکلات بھی بے حد ہیں۔ اور سب سے زیادہ افسوس تو یہ ہے۔ کہ اس ملک کو اس جنگ کے بعد بھی روحانیت کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اس کا تفصیلی ذکر پھر کسی وقت کیا جائے گا۔ انشاءاللہ العزیز۔

مسلمانوں کے معزز طبقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا سہل ذریعہ

تبلیغ ہدایت مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے اکثر احباب نے دیکھی اور پڑھی ہوگی۔ اور اسے پڑھتے ہوئے یہ محسوس بھی کیا ہوگا۔ کہ غیر احمدیوں کو احمدیت سے واقف کرانے کے لئے یہ کس قدر موزوں اور مفید کتاب ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس کتاب کو ایسے انداز سے لکھا ہے۔ کہ پڑھنے والا اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی امر واقع ہے۔ کہ بہتوں نے اس کتاب سے فائدہ اٹھایا اور ہدایت پائی ہے۔ بالخصوص یہ نئی روشنی کے تعلیم یافتہ لوگوں کو احمدیت سے روشناس کروانے کے لئے نہایت ہی کار آمد کتاب ہے۔ پہلے اس کے تین ایڈیشن چھپ کر مقبول عام ہو چکے ہیں۔ اب چوتھی بار نظر ثانی اور مناسب ترمیم و اضافہ کے ساتھ اسے پھر چھپوایا گیا ہے۔ اور میں نے اس کا مسودہ دیکھا ہے۔ اس دفعہ محترم مصنف نے نظر ثانی میں کافی محنت کی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں انصار اللہ۔ ممبرات لجنہ اماءاللہ۔ خدام الاحمدیہ تو حصہ لینگے ہی۔ جیسا کہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر میرے نزدیک اس امر کی بھی ضرورت ہے۔ کہ جماعت کے صاحب مقدرت اصحاب اس کی سو سو پچاس پچاس کاپیاں خرید کر ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے حوالہ کردیں۔ تاکہ وہ مسلمانوں کے معزز۔ بلند مرتبہ۔ روشن خیال۔ تعلیم یافتہ اور ملانوں کے اثر سے آزاد طبقہ میں خصوصیت کے ساتھ اسے پہنچادیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا جائے۔ تو بہت ہی مفید اور نتیجہ خیز ہوگا۔ کہ نئے الیکشنوں کے بعد اس کتاب کی ایک ایک جلد کونسل آف سٹیٹ مرکزی اسمبلی۔ ہندوستان کے تمام صوبوں کی کونسلوں کے مسلمان ممبران۔ وزیروں اور پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے علاوہ دیگر عہدہ داروں۔ ریاستوں کے مسلمان امراء وزراء۔ رؤساء اور جاگیرداروں۔ منصبداروں اور اسی طرح ملک کے نامور مشہور اور روشن خیال مسلمان عالموں۔ ادیبوں وکیلوں بیرسٹروں۔ کالجوں کے پروفیسروں۔ ہائی سکولوں کے مسلمان ہیڈ ماسٹروں۔ اور اسی طرح ملک کے سیاسی وغیر سیاسی مسلمان لیڈروں کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیں اور ساتھ ہی ایک مختصر سا خط بھی لکھا جائے۔ جس میں انہیں احمدیت کی طرف متوجہ ہونے اور اس کا مطالعہ کرنے کی تحریک کی جائے۔ اور جو دوست قیمت ادا کریں۔ انہی کی طرف سے اور انہی کے نام سے بھیجی جائے۔ اگر چند ایک صاحب مقدرت و توفیق احباب اس ضروری امر کی طرف معمولی توجہ بھی فرما دیں۔ تو بڑی آسانی کے ساتھ اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے۔

مجھے یہ سنکر خوشی ہوئی کہ نواب زادہ حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب اور مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ اس کتاب کے ڈیڑھ ڈیڑھ سو نسخے اس کے لئے دفتر دعوۃ و تبلیغ کو دلا دیئے ہیں اگر چند دوست اور بھی توجہ فرمائیں۔ تو ڈیڑھ دو ہزار نسخے بلند مرتبہ اور روشن خیال مسلمانوں تک پہنچانے کے لئے دفتر دعوۃ و تبلیغ کو مل سکتے ہیں۔ اور اس طرح آسانی کے ساتھ مسلم عوام کی طرح مسلم خواص تک بھی احمدیت کا پیغام پہنچ سکتا ہے۔ کتاب بڑی طباعت۔ کاغذ عمدہ۔ ٹائیٹل وغیرہ دیدہ زیب حجم قریباً ساڑھے تین سو صفحہ ہونے پر بھی قیمت ایک روپیہ کوئی زیادہ قیمت نہیں۔ کتاب دفتر نشر و اشاعت قادیان سے مل سکتی ہے۔ توقع ہے۔ کہ اہل دل اور صاحب مال احباب اس طرف توجہ فرما کر گھر بیٹھے تبلیغ کا ثواب لینگے۔ اور عنداللہ ماجور ہوں گے

(حضرت مفتی) محمد صادق (صاحب)

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ کے امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصنیف لطیف نجم الہدیٰ چھپوائی گئی۔ قیمت ۴؍ فی نسخہ علاوہ محصولڈاک۔ نیز ۱۳۲۵ھ؍۱۹۴۶ء کا نہایت دیدہ زیب سہ رنگا جنتری چھپ گیا ہے۔ قیمت ۵؍ فی کیلنڈر۔ ملنے کا پتہ:۔

دفتر نشر و اشاعت قادیان

جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتوں کی رہائش کے مقامات

مندرجہ ذیل جماعتیں نظامت دارالعلوم میں ٹھہریں گی:۔

(۱) لاہور شہر۔ ٹی آئی کالج۔
(۲) ریاست پٹیالہ (نابھہ وغیرہ) " "
(۳) ضلع انبالہ۔ فضل عمر ہوسٹل
(۴) امرتسر شہر۔ " "
(۵) مضافات لاہور۔ " "
(۶) مضافات امرتسر۔ پرائمری سکول
(۷) ضلع سرگودھا۔ " "
(۸) ضلع گجرات۔ بورڈنگ ہائی سکول
(۹) جموں و شہر سیالکوٹ " " "
(۱۰) ضلع سیالکوٹ " " "
(۱۱) ضلع گوجرانوالہ۔ ہائی سکول (۱۲) ضلع جالندھر ہائی سکول
(۱۳) ضلع ہوشیارپور " " (۱۴) ضلع جھنگ " "
(۱۵) ضلع جہلم " " (۱۶) ضلع لائل پور " "
(۱۷) ضلع شیخوپورہ " " (۱۸) ضلع لدھیانہ " "
(۱۹) ضلع منٹگمری " "
(۲۰) جماعتہائے ضلع گورداسپور۔ نصرت گرلز ہائی سکول

مندرجہ ذیل جماعتیں نظامت اندرون میں ٹھہریں گی

(۱) حیدرآباد دکن و برما۔ دفتر ریویو۔
(۲) مالابار سیلون۔ دارالشیوخ۔
(۳) بنگال۔ بہار۔ اڑلیسہ۔ مہمان خانہ
(۴) کیمل پور راولپنڈی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ
(۵) صوبجات متحدہ " " " "
(۶) بنوں۔ کوہاٹ۔ ڈیرہ اسماعیل خاں " " "
(۷) پشاور۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ (۸) ضلع ہزارہ " " "
(۹) فیروزپور شہر و مضافات " " "
(۱۰) سندھ۔ بلوچستان۔ مدرسہ احمدیہ۔ (۱۱) ڈیرہ غازیخاں مدرسہ احمدیہ
(۱۲) مردان نوشہرہ۔ مدرسہ احمدیہ
(۱۳) حصار۔ کرنال۔ رہتک۔ پانی پت۔ مدرسہ احمدیہ
(۱۴) ریاست بہاولپور۔ "
(۱۵) ریاست پالم پور۔ چمبہ۔ دارالشیوخ
(۱۶) دہلی و شملہ۔ دارالواقفین (۱۷) ملتان مظفرگڑھ مہمانخانہ
(۱۸) کشمیر ریاستہائے پونچھ۔ مسجد اقصیٰ

(محمد فضل داد جنرل منتظم مکانات)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حفاظت لوائے احمدیہ کا مقدس فریضہ

۱۹۳۹ء میں خلافت جوبلی کے مبارک موقعہ پر سیدنا حضرت فضل عمر مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت کی حفاظت کا مقدس فرض سلسلہ کے سپاہ خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا تھا۔ امسال اس فریضہ کے لئے مندرجہ ذیل مجالس کو دعوت دی گئی ہے۔ امید ہے جملہ مجالس بروقت حاضر ہو کر اپنے فرض کو صحیح رنگ میں ادا کریں گی۔

تاریخ	پہلا وقت ۹ بجے صبح تا ۱ بجے بعد دوپہر تک	دوسرا وقت ۱½ بجے بعد دوپہر سے ۶ بجے شام تک
۲۶ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش ۲۶ دسمبر ۱۹۴۵ء	سیالکوٹ شہر - داتہ زید کا - الکھوال۔ نائب منتظم قائد صاحب خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر ۔	حلقہ پسرور [illegible] نائب منتظم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پسرور
۲۷ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء	امرتسر - لائلپور - گوجرانوالہ۔ نائب منتظم قائد صاحب امرتسر	حلقہ ہائے مجالس دہلی (دہلی گیٹ - نئی دہلی - وسط شہر) نائب منتظم قائد صاحب نئی دہلی ۔
۲۸ ماہ فتح ۱۳۲۴ ہش ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء	خدام الاحمدیہ لاہور - تا اختتام جلسہ فریضہ حفاظت ادا کرینگے۔ نائب منتظم: قائد صاحب خدام الاحمدیہ لاہور ۔	

ہر سہ ایام میں سے کسی ایک دن ایک گھنٹہ کے لئے "خاندان نبوت" کے اراکین "حفاظت لوائے احمدیہ" کا فرض ادا کریں گے۔

خاکسار: خلیل احمد ناصر۔ منتظم حفاظت لوائے احمدیہ

مہتہ الیکٹرک سٹوڈیو قادیان

سے ہی آپ صحابہ کرام کے اعلیٰ اور مصدقہ فوٹو ہر سائز کے حاصل کر سکتے ہیں۔ نیز بذریعہ بجلی دن رات اپنے اور بچوں کے فوٹو کے علاوہ اپنی فلموں کو ڈویلپ پرنٹ اور انلارج کرانے کے لئے مہتہ عبد الرزاق قادیانی فوٹوگرافر نزد پرانا زنانہ جلسہ گاہ (اندرون شہر) تشریف لاویں۔ نیز مستورات کے لئے بھی

لیڈی فوٹوگرافر کا انتظام ہے

فروخت اراضی

محلہ دار الاحسان غربی میں اراضی برائے فروخت موجود ہے۔ اراضی تمام تنازعات سے مستثنیٰ ہوگی۔ جس قیمت پر اراضی ہم دیں گے قادیان میں دوسری جگہ آپ کو اس قیمت پر اراضی ہرگز نہیں مل سکے گی۔

دوسرے محلوں میں بھی اراضیات موجود ہیں۔ پس خواہشمند احباب ہم سے خرید سکتے ہیں۔ مناسب قیمت پر احباب اراضیات ہمارے پاس فروخت بھی کر سکتے ہیں۔

خاکسار

محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ۔ قادیان

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء

تشریف لانے والے حصہ دار حضرات کیلئے کمپنی کا دفتر صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک جلسہ کے ایام میں کھلا رہیگا ان ایام میں اس وقت کے اندر حصہ دار اپنا حساب کتاب دیکھ سکیں گے۔ اور منافع کی رقوم وصول کر سکیں گے۔ تمام حصہ دار جو دفتر میں کسی انکوائری کی غرض سے تشریف لاویں۔ اپنے ہمراہ شیئر سرٹیفکیٹ لاویں تا کام میں سہولت پیدا ہو سکے۔

مینجنگ ڈائرکٹر

عہد دور خسروی کی ہیں نئی نئی باتیں ... انہاں را مسلماں بار کردند

دورِ خسروی

یعنی

احمدیت کی منظوم تاریخ ——— دلکش پیرایہ میں

از جناب ثاقب زیروی

تاریخ احمدیت کے جستہ جستہ واقعات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح کے بعض نمایاں پہلوؤں کو ثاقب صاحب نے بڑی محنت سے نظم کیا ہے۔

مضامین کی مختصر فہرست

گزشتہ اشتہار میں احباب ملاحظہ فرما چکے ہونگے۔ جن سے احباب کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ

تبلیغ احمدیت کے لئے یہ کتاب کسقدر مفید ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک کثیر رقم خرچ کر کے نہایت اعلیٰ پیمانے پر اسے شائع کرنے کا انتظام کیا ہے **کاغذ** چکنا اور دبیز **طباعت** اور **کتابت** نہایت عمدہ۔ **ٹائٹل** موٹا اور رنگین **ضخامت** اڑھائی صد صفحات **قیمت** صرف دو روپے۔

عباس احمد خان معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جناب ڈاکٹر صاحب کا تجربہ

جناب ڈاکٹر بشیر محمد خان صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارا سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر پینتالیس ۴۵ سال سے متجاوز تھی اور جس کو کمزوری تقریباً عرصہ بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ استعمال کے بعد حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویات کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

یہ اکسیر سونے کے کشتہ۔ کستوری عنبر۔ موتی۔ بہمن وغیرہ بیش بہا قیمتی اجزاء کا بہترین مرکب ہے دنیا مان گئی ہے کہ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ ضعف بصر۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آجانا۔ سستی اداسی۔ غرضیکہ جملہ بدنی و دماغی کمزوریوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ فرحت اور تازگی بخشنے۔ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور۔ اور مرد کو جواں مرد بنانے کیلئے یہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ: **مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ۔ قادیان۔ پنجاب**

شباکن ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۲/ ۱۳

ملنے کا پتہ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

تحریک جدید کا
"علاج گھر"
اور اُس کے مجربات
جسے
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جاری ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور جو طبیہ کالج دہلی کے ایک مستند طبیب کی زیر نگرانی کچھ عرصہ سے پبلک کو طبّی خدمات پہنچا رہا ہے۔ اپنے چند مجربات پیش کرتا ہے۔
اٹیم ٹانک پلز۔ یہ گولیاں طاقت اور قوت کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔
خاتم۔ یہ دوا مستورات کے مخصوص امراض مثلاً لیکوریا اور کثرت کا تیر بہدف علاج ہے
راحت۔ یہ دوا ایام کی رکاوٹ وغیرہ ہر قسم کی تکالیف کو دور کرتی ہے۔
ہضمین۔ معدہ کی جملہ خرابیوں کا مجرب علاج ہے
طلسمی۔ بچوں کی تمام مروجہ امراض مثلاً کھانسی اسہال اور بدہضمی بچپن وغیرہ کے لئے اکسیری دوا ہے
تیار کردہ **علاج گھر تحریک جدید قادیان**

اصفہانی چائے
جنگی ہوائی جہاز مارکہ اصفہانی چائے
فرحت آفریں اور تازگی بخش ہونے کے علاوہ ارزانی اور عمدگی کے لحاظ سے ہر طبقہ کے لئے موزوں ہے
ہمیشہ استعمال کریں
ہر دوکان دار سے مل سکتی ہے

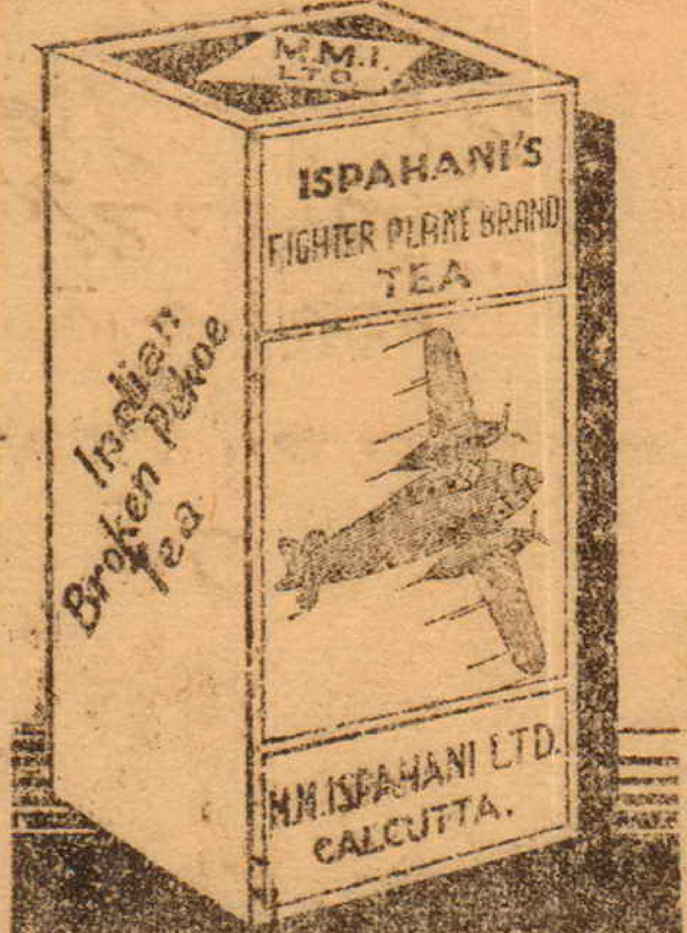

اصفہانی ٹی ایجنسی
۳ شاہ دین بلڈنگ دی مال **لاہور**
بالمقابل چارٹرڈ بنک ہال بازار **امرتسر**
چوک یادگار **پشاور شہر**
ڈسٹری بیوٹر قادیان
محمد نذیر اینڈ سنز

اٹھرا کی گولیاں جن عورتوں کو اسقاط کا مرض ہو۔ یا ان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا پیدا ہو کر پرچھاواں۔ سوکھا سبز۔ پیلے دست۔ قے۔ پسلی کا درد۔ بخار۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ یا خون کے دھبے وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر مر جاتے ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ "اٹھرا کی گولیاں" ہم سے منگوا کر استعمال کریں۔ جو مندرجہ بالا امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہیں۔ قیمت مکمل خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپے فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک علاوہ
محمد عبد اللہ خان عطاء الرحمٰن
دواخانہ محافظ صحت قادیان

درخواست دعا
سیٹھ پیارے لال صاحب قادیان۔ جو درد گردہ سے بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کرنے کی درخواست کرتے ہیں

اینگل مینوفیکچرنگ کمپنی کے تیار کردہ
بٹن
اصلی نٹ۔ عمدہ ڈیزائن۔ پائیدار
برائے
کوٹ۔ چسٹر۔ شیروانی
دی اینگل مینوفیکچرنگ کمپنی۔ ریلوے روڈ۔ قادیان

بیوٹین
خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا
رنگ کو نکھارنے والی مستقل مجرب
کیل، چھائیوں، بدنما داغوں، خارش، اگزیمہ پھوڑے پھنسیوں کا نہایت جلدی اور مکمل علاج قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱ عہ)
تیار کردہ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی کلکتہ۔ ہر شہر کے کیمسٹ اپنے جنرل مرچنٹ بیچتے ہیں
لوکل سول ایجنٹ۔ سلطان برادرز۔ قادیان

سردیوں کے تحفے
اونی سٹاکنگ
سویٹر۔ مفلر۔ جرابیں وغیرہ
کنٹرول قیمت پر خریدیں
سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۰ دسمبر۔ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے آج اس درخواست کو خارج کر دیا۔ جو مسٹر ایس۔ این چوپڑا کی طرف سے دائر کی گئی تھی۔ اور جس میں استدعا کی گئی تھی۔ کہ انہیں پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپ کو دہلی کے سیشن جج نے ۱۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کو سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ مسٹر چوپڑا اور ان کے چار رفقاء ستمبر ۱۹۴۳ء سے فروری ۱۹۴۴ء تک برطانوی ہندوستان میں مختلف مقامات پر جاسوسی کرتے رہے۔ انہوں نے دشمن کو مدد دینے کے لئے سازش کی۔ اور ایسا طرز عمل اختیار کیا۔ جس سے ملک معظم کے خلاف جنگ جاری رہ سکے۔

رنگون ۲۰ دسمبر۔ برما میں بردہ فروشی عام ہو رہی ہے۔ کسانوں میں ہمہ گیر افلاس اور مصیبت کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ بچے جن میں اکثریت لڑکیوں کی ہے فروخت ہو رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۹ دسمبر۔ ملک معظم نے مندرجہ ذیل اصحاب کو کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے ممتاز ترین اعزاز سے نوازا ہے۔ یہ اصحاب صوبائی گورنر بھی مقرر ہوئے ہیں۔ (۱) سر ایوان میری ڈبلیو جنکنس گورنر پنجاب (۲) سر اولف کرک پیٹرک کیرو گورنر صوبہ سرحد۔ (۳) سر رابرٹ فرانسس مڈی گورنر سندھ (۴) سر چندو لال ترویدی گورنر اڑیسہ۔

لاہور ۲۰ دسمبر۔ خان بہادر میاں افضل حسین پنجاب اور سرحد کے جائنٹ پبلک سروس کمیشن کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ نے آج اپنے عہدے کا چارج لے لیا۔

ٹوکیو ۲۰ دسمبر۔ جنرل میکارتھر نے ایک حکم میں جاپانی گورنمنٹ کو ہدایت کی ہے کہ جاپانی پارلیمنٹ کے عام انتخابات کو ملتوی کر دیا جائے۔ یہ انتخاب جنوری کے آخر میں منعقد ہونے والے تھے۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکام ابھی ایسے سیاستدانوں کی فہرست مکمل نہیں کر سکے۔ جو جاپانی جمہوریت کے لئے ناپسندیدہ ہیں۔

واشنگٹن ۲۰ دسمبر۔ امریکہ کے سینٹ کے علاوہ ایوان نمائندگان نے بھی یہ ریزولیوشن منظور کر دیا ہے۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلے پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے۔

لنڈن ۲۰ دسمبر۔ برٹش پارلیمنٹ کے چھ ممبروں نے "ڈیلی میل" اور "مانچسٹر گارڈین" میں ایک کھلی چٹھی شائع کرائی ہے۔ جس کے ذریعے لیبر منسٹری سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ اب جبکہ پارلیمنٹری ڈیلیگیشن ہندوستان جانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس کے لئے ہندوستان میں فضا کو موافق بنانے کے لئے آزاد ہند فوج کے خلاف مقدمات واپس لے لئے جائیں۔

نئی دہلی ۲۰ دسمبر۔ امریکن حکام نے ہندوستان کے مشہور جلاوطن لیڈر راجہ مہندر پرتاپ کو جاپان سے گرفتار کر کے حکومت ہند کے حوالے کر دیا ہے۔ اب ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا۔

نورمبرگ ۲۰ دسمبر۔ فوجی ٹریبیونل سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ گوئرنگ اور اس کے ساتھیوں کو جانوروں کی طرح پنجروں میں بند کر کے جرمنی کی تباہ کاریوں میں پھرایا جائے۔ تاکہ لوگ انہیں دیکھ سکیں۔

سیگان ۲۰ دسمبر۔ فرانسیسی فوجوں نے بحری دستوں کی مدد سے دریائے ڈیلٹا کی حدود میں زبردست حملہ کیا۔ اور باغی فوجوں کو درہم برہم کر دیا گیا۔ اس حملہ کے دوران میں کئی قوم پرست لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

اندور ۲۰ دسمبر۔ مہاراجہ آف اندور جو اس وقت نئی دہلی کے ایک نرسنگ ہوم میں نمونیہ سے بیمار ہیں۔ کی حالت بہت تشویشناک ہو گئی ہے۔

لاہور ۲۰ دسمبر۔ سونا ۸۳/- روپے چاندی ۱۳۵/- روپے۔ پونڈ ۵۷/۸/- روپے۔

امرتسر ۲۰ دسمبر۔ سونا ۸۵/۱۲/- روپے چاندی ۱۳۵/- روپے پونڈ ۵۷/۸/- روپے۔

لنڈن ۲۰ دسمبر۔ آئندہ ہفتہ ایک وائٹ پیپر شائع کیا جائیگا۔ جس میں فوجیوں کو بہتر تنخواہ اور زیادہ الاؤنس دینے کی تجاویز کا اعلان کیا جائیگا۔

قاہرہ ۲۰ دسمبر۔ مسٹر عبدالرحمٰن اعظم بے نے فلسطین میں یہودی داخلے کی حمایت میں امریکی سینٹ کی منظور کردہ قرارداد پر تنقید کرتے ہوئے کہا۔ جو شخص سخاوت کرنا چاہے۔ اسے اپنے گھر سے پہلے شروع کرنی چاہیئے۔ اگر سینٹ صیہونیوں کی امداد کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے عربوں کے حقوق کو غصب کر کے یہ اقدام نہیں کرنا چاہیئے۔

لاہور ۲۰ دسمبر۔ حکومت پنجاب نے مکئی کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں عنقریب سرکاری اعلان جاری ہوگا۔

ماسکو ۲۰ دسمبر۔ حکومت روس کے تحقیقاتی کمیشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنوں نے اپنے حملے کے دوران میں روس کے ۱۷۱۰ شہروں اور ستر ہزار گاؤں کو جلا دیا۔ اور اس طرح پچیس کروڑ لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔

بٹاویہ ۲۰ دسمبر۔ انڈونیشیا کی فضا ابھی تک مکدر ہے۔ سرابیا سے دس میل کے فاصلے پر برطانوی فوج کی انتہا پسندوں سے خوفناک مڈھ بھیڑ ہوئی۔ جس میں ۱۳ برطانوی اور ۵ ہندوستانی افسر مارے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی لیبر پارٹی کا ایک وفد کل نائب وزیر خارجہ برطانیہ سے ملاقات کرے گا۔ اور انڈونیشیا کی صورت حال پر بحث کی جائیگی۔

لاہور ۲۱ دسمبر۔ لاہور ہائیکورٹ نے لال قلعہ دہلی کی دوسری فوجی عدالت کو حکم دیا ہے کہ کیپٹن برہان الدین کے مقدمہ کی سماعت کو اس وقت تک روک دیا جائے۔ جب تک کہ ان کی درخواست پر کوئی فیصلہ نہ ہو سکے۔ ایڈووکیٹ جنرل مسٹر سلیم نے جسٹس محمد منیر کے سامنے کیپٹن برہان الدین کی طرف سے یہ درخواست پیش کی تھی۔ کہ ملزم برطانوی ہند کی ایک ریاست کا باشندہ ہے۔ اور وہ ایسی حالت میں پکڑا گیا ہے۔ جبکہ ہندوستان سے باہر جنگ لڑ رہا تھا۔ لہٰذا انہیں فوجی عدالت کو اس کے خلاف مقدمہ چلانے کا

مختلف مقامات میں امتہ مبلغین کا مخلصانہ استقبال

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انگلستان تشریف لے جانے والے مجاہدین کے قافلہ کا امرتسر اور لاہور کے احباب جماعت نے نہایت اخلاص سے استقبال کیا۔ اور الوداع کہا۔ ۱۹ دسمبر قافلہ زیر امارت ملک عطاء الرحمٰن صاحب بذریعہ پنجاب میل دہلی پہنچا۔ سٹیشن پر احباب جماعت نے پرتپاک استقبال کیا۔ وہ نظارہ نہایت ہی روحانیت سے لبریز اور مسرت افزاء تھا۔ جب ہمارے یہ مجاہد بھائی اسلامی رنگ میں رنگین سبز سبز عمامے پہنے احباب سے بغلگیر ہو رہے تھے۔ کئی ایک مسافر اس نظارہ کو دیکھ کر ٹھیر گئے۔ جنہیں اس کی تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ چودھری منیر احمد صاحب نے اس تاریخی واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر مجاہدین کا فوٹو لیا۔ اس کے بعد دعا کی گئی۔ دعا کے وقت بھی چودھری صاحب نے تمام مجمع سمیت اس نظارہ کا فوٹو لیا۔

(نامہ نگار)

اعلان ضروری

بیاض نور الدین رضہ اور تفہیمات ربانیہ کے چند نسخے میرے پاس ہیں۔ ضرورت مند دوست مجھ سے پتہ کر لیں۔ عبد الرحیم مالک احمدیہ دبائت سوڈا واٹر فیکٹری احمدیہ چوک قادیان